

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مؤلف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ فاؤنڈیشن

لاہور کینٹ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کے گستاخوں کا عبرتناک انجام

مواقف

سید خواجہ معز الدین اشرفی

مصطفیٰ نواز پبلشرز

لاہور کینٹ

شرف عنوان

- میں اپنی اس ترتیب کو ان کے نام منسوب کرتا ہوں جن سے مجھے یہ عقیدت نصبت ہے۔
- ۱۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرحدی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۲۔ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
 - ۳۔ حضرت شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ (بانی جامعہ نظامیہ حیدر آباد)
 - ۴۔ حضرت مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ مبارکپوری (بانی جامعہ اشرفیہ)
 - ۵۔ حضرت مولانا سید عبداللہ شاہ محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ
- (اور)

سیدی رشیدی مولائی ابوالسعود حضرت سید محمد مختار شرف اشرفی المجدانی مدظلہ
 و سجادہ نشین آستانہ حضرت خدوم اشرفہ جہانگیر سہروردی فیض آباد یو۔ پی۔
 حکیم اہل سنت مولانا محمد موسیٰ امرت سہری مدظلہ
 بانی و صدر مرکزی مجلس رفقا لاہور

منیازمند

سید خواجہ معز الدین اشرفی غفرلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
 سلسلہ اشاعت نمبر 56

نام کتاب	-----	رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کا عبرتناک انجام
مؤلف	-----	سید خواجہ معز الدین اشرفی
صفحات	-----	۴۰
طابع	-----	مسلم کتابوی دربار مارکیٹ لاہور
تاریخ اشاعت	-----	۴ ربیع الاول ۱۴۲۷ھ / اپریل ۲۰۰۶ء
شرف اشاعت	-----	مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور کینٹ
زیر سرپرستی	-----	محمد مقصود الحسن مرزا چیئرمین مصطفیٰ فاؤنڈیشن
ہدیہ	-----	دعائے خیر بحق معاونین و اراکین
تعداد	-----	گیارہ صد

نوٹ: شائقین مطالعہ - 15/- روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کے پتے

دفتر جماعت اہلسنت پاکستان

مدرسہ غوثیہ تعلیم القرآن جامع مسجد زینب فاروق کالونی والٹن لاہور چھاؤنی

مصطفیٰ لائبریری

161/E فاروق کالونی والٹن لاہور کینٹ فون 5824921/03004273421

۱	ابو لیب	۹	۲۳	عاص بن دائل بھی	۳۱
۲	عتبہ بن ابولیب	۱۱	۲۴	اسود بن عبد نفیث	۳۲
۳	ام جہیل	۱۲	۲۵	حارث بن قیس	۳۳
۴	ابو جہل	۱۳	۲۶	ابو قیس بن الفاکہ	۳۴
۵	کعب بن اشرف	۱۴	۲۷	اسود بن مطلب	۳۵
۶	ابو رافع	۱۵	۲۸	عتبہ بن ابی معیط	۳۶
۷	حزیر بن علیہ السلام کا انتقام	۱۶	۲۹	نضر بن حارث	۳۷
۸	عمرو بن جہاش	۱۷	۳۰	عبد اللہ بن قیس	۳۸
۹	ابن حطل	۱۸	۳۱	عتبہ بن ابی وقاص	۳۹
۱۰	حکم بن ابی العاص	۱۹	۳۲	ابی عقیق	۴۰
۱۱	ایک شکر کا انجام	۲۰	۳۳	ایک جھوٹے کا انجام	۴۱
۱۲	بہل کا عذاب	۲۱	۳۴	ایک مغربی کا انجام	۴۲
۱۳	ایک عیسائی کا انجام	۲۲	۳۵	بے ہوشی کا عذاب	۴۳
۱۴	گت خوں کا نقل اور جگر	۲۳	۳۶	ایک منافق کا انجام	۴۴
۱۵	سیان بھی بڑی	۲۴	۳۷	حارث بن ابی حارث	۴۵
۱۶	ابن خلف	۲۵	۳۸	ایک مشرک کا انجام	۴۶
۱۷	آئینہ بن خلف	۲۶	۳۹	ایک مشہور واقعہ	۴۷
۱۸	اسد بنیت مردان	۲۷	۴۰	مخالفین حدیث کا انجام	۴۸
۱۹	ام ولد	۲۸	۴۱	فرمان نبوی کی خلاف ورزی کا جزا	۴۹
۲۰	ابو جہل	۲۹	۴۲	دروہہ اسلام میں اعتقاد کی جزا	۵۰
۲۱	شاہ کسری	۳۰	۴۳	گرمی کی صورت	۵۱
۲۲	ایک مرتد کا انجام	۳۱	۴۴	چلنے پھرنے کی صورت	۵۲

اظہار حقیقت

الحمد لله رب العالمین الصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ واصحابہ اجمعین
رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام ایمان کی روح اور انسانیت کی آبرو ہے۔ پچھلا کچھ بارگاہ
میں حضرت آدم علیہ السلام تا اُن کی لاکھوں زبانیں کروڑوں قلیں خرب و روز عقیدت و محبت کے پھول
پنچھا کر تے رہے ہیں اور تا قیام قیامت کرتے رہیں گے۔ اس سنت کو سیدہ انصاریہ نے
اپنا سراپہ حیات اور نرالیہ نجات سمجھا ہے۔ تین سو اسی بارگاہ اقدس میں نذرانہ عقیدت پیش کرنے
کا انداز بھی ہر ایک کا منفرد ہے۔ کسی نے نعت و منقبت کے گلستہ پیش کئے اور کسی نے درود
سلام کے موتی پنچا دیئے۔ تو کسی نے آپ کی پیاری پیدری دل نواز آواؤں کو اپنے قلم کی سہولہ گاہ
بنا کر اپنے قلب و فکر کو آپ کی سیرت طیبہ کے طواف میں مصروف رکھا۔ مجھ گنہگار کے قلب میں بھی
ایک خواہش پیدا ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش برادروں میں میرا بھی نام ہو جائے۔ اسی
خواہش کے تحت میں ایک انوکھے انداز فکر سے رسول انس و جان علیہ الصلوٰۃ والرحمہ
کی بارگاہ اقدس میں باریابی کی کوشش کر رہا ہوں اور اس کوشش کا نام ہے۔
"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش خوں کا عبرت ناک انجام"

یہ میری ذاتی محنت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسلام کی تصانیف سے نقل کردہ
روایات میں جن کو میں کچھ اعتقاد کے ساتھ نقل کیا ہوں۔ میں محرم مولانا افضل علی الدین صاحب
لاشکو رہوں کہ انہوں نے ایک عجیب و غریب جوہر عتیقہ انصاری سے نقل ہے اور یہ میرے
محبوب و عزیز ہیں۔ اس کی نشان دہی فرمائی۔ بالخصوص مجھے و مخلص محمد عینی انصاری اشرفی
و عزیز محمد یونس انصاری کا شکور رہوں ان کی دوستی نے مجھے دولت نام سے مالا مال کیا۔
اور مولانا حافظ عبد القدیر صاحب مولانا عرفان اللہ شاہ نورانی مولانا سید شجاعت علی شرج
قادر علی کے حضور ان کو فراموش نہیں کر سکتا کیونکہ ان حضرات نے اپنا قیمتی وقت دے کر ترتیب
میں رہنمائی فرمائی۔ دروازہ کا طالب سید خواجہ معتر الدین اشرفی
۳۱ رگت ملا ام ۱۱ صفر المظفر ۱۴۱۲ھ

جواب ایمان

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و التسلیم کو اپنی اولاد و والدین جان مال و ملک تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب رکھے اور یہی حکم رب العزت ہے چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ
 قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ
 عَشِيرَتِكُمْ وَأَمْوَالُهُمْ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَفْشُونَ كَسَادَهَا
 وَمَسْلِكُكُمْ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ
 جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرْتَضَوْنَهَا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرٍ لَدُنْهُ
 لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝ سورہ توبہ آیت نمبر ۲۴ پارہ (۱۰)

اور حضور علیہ السلام نے بھی اپنی امت پر آپ کی محبت کو لازم قرار دیا چنانچہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا ہے کہ۔

لَنْ يَتُوبَ مِنْ أَحَدِكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ
 تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور ایک حدیث میں فرمان نبوی اس طرح ہے۔
 لَا يَوْمِيْنَ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ
 وَلِجَدِّهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے باپ بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

ارشاد مجدد الف ثانی

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کامل محبت کی علامت و نشانی آپ کے دشمنوں کے ساتھ کامل بغض و عداوت رکھنا ہے۔ محبت میں کسی کی کوئی گنجائش نہیں۔ محبت محبوب کا دیوانہ ہونا ہے اسکی مخالفت کی تاب نہیں رکھتا اور محبوب کے غی غلوں کے ساتھ کسی طرح بھی صلہ و دوستی نہیں کر سکتا اور مختلف غیبتیں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں۔ جمع ہونے کو محال و ناممکن کہنا گیا ہے ایک کے ساتھ محبت و دوسرے کی عداوت کو مستلزم ہے اچھی طرح غور کرنا چاہیے۔
 رکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد رضا رحمہ اللہ علیہ
 حصہ سوم دفتر اول جلد ۱ ص ۲۹۲

ارشاد امام اہل سنت

ایمان کے حقیقی اور واقعی معنی کو دو باتیں ضروری ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو تمام جہاں پر تقدیم، تو اسکی آزمائش کا یہ صریح طریقہ ہے کہ تم کو جن لوگوں سے کیسی ہی تعظیم، کیسی ہی عقیدت ہے، کیسی ہی دوستی کیسی ہی محبت کا علاقہ ہو جیسے تمہارے استاد، تمہارے پیر، تمہارے بھائی، تمہاری اولاد، تمہارے احباب، تمہارے بڑے، تمہارے اصحاب، تمہارے مولوی، تمہارے حافظ، تمہارے مفتی، تمہارے واعظ وغیرہ وغیرہ کے باشند جب وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کریں تو اصلاً تمہارے قلب میں ان کی عظمت ان کی محبت کا نام و نشان نہ رہے۔ فوراً ان سے الگ ہو جاؤ و دودھ سے کھلی کی طرح نکال پھینک دو۔ ان کی صورت ان کے نام سے نفرت کھاؤ پھر نہ تم اپنے رشتے ملائے دوستی الفت کا پاس کرو۔ نہ اسکی مولویت مشیخت بزرگی فضیلت کو خاطر میں لاؤ کہ آخر یہ جو کچھ تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا غلامی کی بنیاد پر تھا۔ جب یہ شخص انہیں کی شان میں گستاخ ہوا پھر ہیں اس سے کیا علاقہ رہا۔
 (تمہید ایمان بابات قرآن ص ۱۱ امام اہل سنت احمد رضا رحمہ اللہ علیہ)

گستاخ رسول کی سزا

حالت نشہ میں :- اگر کوئی شخص حالت نشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گستاخی دیا تو اسکے بارے میں حضرت ابولحسن ثانی علیہ الرحمہ نے فتویٰ دیا کہ اس کو قتل کیا جائے گا کیونکہ یہ سنا نشہ کی وجہ سے سابقہ نہیں ہوتی اسلئے کہ نشہ تو اس کے غور اختیار کیسا۔

زبان کی لغزش :- امام محمد بن ابی زید سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام کے ساتھ گستاخی کرنے میں زبان کی لغزش کا عذر نہیں مناجلئے گا اور یہ شخص بھی واجب القتل ہے (نعلین شریف کی توبہ میں)۔ اگر کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین شریف کی بھی توبہ میں کیا تو واجب القتل ہے۔

گستاخ کی توبہ :- اگر کوئی مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مراحتہ گستاخی کرنے کے بعد توبہ بھی کرے تب بھی واجب القتل ہے۔ حضرت سیدنا امام مالک کے نزدیک یہ توبہ قابل قبول نہیں۔

سزا کی وجہ :- امام سیدنا قاضی میاض لکھتے ہیں کہ توبہ کرنے کے بعد بھی گستاخ واجب القتل ہے کیونکہ یہ سنہ الکفر کی وجہ سے نہیں حد شرعی کے تحت ہوگا۔

توبہ نہ کرنے پر :- اگر کوئی مسلمان آپ کی شان اقدس میں گستاخی کے بعد توبہ کے مطالبہ پر توبہ سے انکار کیا تو قتل کرنے کے بعد اسکو غسل دیا جائے گا نہ اسکے جنازہ کی نماز پڑھی جائیگی نہ کفن دیا جائے گا نہ اس کا ستر چھپایا جائے گا بلکہ کافروں کی طرح صرف مٹی میں دبا دیا جائیگا۔

کافر کی توبہ :- اگر کوئی کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کیا پھر توبہ کر کے اسلام قبول کرے تو اسلام قبول کرنا اسکے قتل کو ساقط نہیں کرے گا۔ اسکی مثال اس طرح ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام قبول کرنے سے پہلے کسی عورت پر زنا کا الزام لگائے تو جس طرح اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان جرموں کی سزا ساقط نہیں ہوتی کیونکہ حد شرعی ہے جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معاملہ میں جب ہم

مسلمان کی توبہ قبول نہیں کرتے تو کافر کی توبہ بدرجہ اولیٰ قبول نہیں کریں گے۔ (الشفاعتین حقیقۃ علیہ السلام علیہ وسلم) از امام ابو الفضل سیدنا قاضی میاض رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور دار و ترجمہ مولانا محمد حسین اعظمی (پہلے)

گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ناپاک کردار

ادراک کا

عجرتناک انجام

ابولہب :- یہ بد بخت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم حضرت عبد اللہ اور ابولہب دونوں حقیقی بھائی تھے نیز یہ بنی ہاشم کا رئیس تھا اور حضور علیہ السلام کا یہ پیڑوسی بھی تھا۔ دنیا کے عرب کا زمانہ جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ اپنے قبیلہ کا کوئی بھی فرد غلطی کرتا تو اس قبیلہ ہونے کی وجہ سے تمام قبیلہ والے اس کی حمایت کرتے مگر یہ بد بخت یعنی ابولہب ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرنے کے بجائے ہر روز ایک نفی شہادت کا منصوبہ تیار کرتا۔ حضور جب کاشانہ اقدس میں معروف عبادت ہوتے تو یہ ملعون مردہ جانوروں کی بدبودار اوجھ لگی سٹری آنتیں اٹھا کر لاتا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینک دیتا اور گھر کے آگن میں کوڑا کرکٹ ڈالتا۔ اور اس نے اپنے دونوں لڑکوں کو ایک مرتبہ بلایا اور ان سے کہا تمہارے نکاح میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صاحبزادیاں ہیں انہیں طلاق دے دو نہیں دو گے تو تمہاری میری بول عال، لین دین، آنا جانا ہمیشہ کے لئے بند ہو جائیگا۔ اور تم لوگ میرا منہ بھی نہیں دیکھ سکی گے۔ چنانچہ دونوں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں صاحبزادیوں کو چھوڑ دیا۔

ابولہب ملعون کی بد باطنی کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیے، اعلان نبوت کے ساتویں سال کفار مکہ نے حضور کے ماتھے اور حضور کے سارے خاندان بنی ہاشم

اور نبی مطلب کے ساتھ کل بائیکاٹ سوا اعلان کیا تو نبی ہاشم اور نبی مطلب کے وہ افراد بھی جنہوں نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اور جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ حضور کے اہل قبیلہ ہونے کے باعث قصبہ ابی طالب میں محصور ہو گئے۔ لیکن یہ بد بخت ہاشمی اور وہ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی چچا ہونے کے باوجود حضور کی اور تمام اہل قبیلہ کی مخالفت اور اس وقت کفار مکہ کا ساتھ دیا۔

اور جب خداوند قدوس نے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر یہ آیت کریمہ نازل فرمائی **واخذ عیشیرون الاقربین** (سورہ شعراء)

(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے، تو اس ارشاد الہی کی تعمیل میں حضور کو وہ صفا پر کھڑے ہو کر مشرکین مکہ کو تحید کا درس دے دئے اور اللہ کے مذاب سے ڈرائے اس وقت ابولہب انگلی اٹھا کر اشارہ کرتے ہوئے گستاخی کی کہ اس کی یہ حرکت رب العزت کو بہت ناگوار گذری اور سورہ لہب نازل ہوا اس سورہ مبارک کے نزول کے بعد بُردی کے باعث بدر کی جنگ میں شریک نہ ہوا۔ لیکن بدر کی عبرتناک شکست پر ابھی صرف ایک ہفتہ ہی گذرا تھا کہ اس کے جسم پر ایک زہریلا پھوٹرا نمودار ہوا جو چند دنوں میں اس کے تمام جسم پر پھیل گیا ہر جگہ سے جبودار پیپ بہنے لگا اور اس کا گوشت لگا لگا کر جسم سے جدا ہونے لگا۔ اس کے بیٹوں نے جب دیکھا کہ لہب سے ایک متعدی مرض پھیل رہا ہے تو انہوں نے اسکو گھر سے باہر نکال دیا اور تڑپتے تڑپتے اس نے جان دی۔ اب بھی اس کی لاش کو ٹھکانے لگانے کے لئے کوئی عزیز اس کے قریب نہ گیا۔ تین دن تک اسکی لاش پڑی رہی جب اس کی لعین اور بدبو سے لوگ تنگ آ گئے اور اس کے بیٹوں کو قصور ٹھکانے لگے تب ان لوگوں نے چند جھٹی غلاموں کو اس کی لاش ٹھکانے لگانے پر مقرر کیا اور ان کے ذریعہ ایک گڑھے میں گھڑیوں سے اچھال کر اسکی لاش کو ٹھکانا دیا

اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔ اتنے بڑے سردار کا یہ حشر ہوا یہ اللہ رب العزت ہی کا عذاب نہیں تو اور کیا ہے؟ اولاد اپنے باپ کو اس طرح گھر سے بے گھر کرنے اور لاش کو گھٹنے سترنے کیلئے چھوڑ دیئے گا ایسا منظر یہ زمین پر اور آسمان کے نیچے اس سے قبل کبھی ہوا ہے اور نہ ہوگا۔

(سورہ لہب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۷۷ جلد ۵)

عقبتہ بن ابولہب :- یہ ابولہب کا حقیقی بیٹا تھا۔ ابولہب نے جب عقبہ سے کہا صا جزائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی لڑکی کو طلاق دے دے۔ میں تیری شادی قریش کی خوبصورت ترین لڑکی سے کر دوں گا۔ عقبہ اس لالچ کا شکار ہو گیا اور سیدہ ام کلثیم رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب تمسک دیا اور گندے الفاظ سے آپ سے مخاطب ہوا۔ اس گستاخی کی حرکت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت رنجیدہ ہوئے اور ان کے لئے بد دعا کی کہ

”اے اللہ اس پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے“

ابولہب جب سنا کہ اس کے بیٹے کو حضور نے عذاب الہی کی خبر دی ہے تو سخت پریشان ہوا اور باپ بیٹے کو یقین ہو گیا کہ ایک دن عذاب الہی نازل ہو کر رہے گا۔ چنانچہ اسی خوف کی وجہ سے تجارت میں اس کو لے جانا بند کر دیا گیا۔ کافی وقت گزرنے کے بعد ایک مرتبہ ملک شام کو ایک قافلہ کے ساتھ یہ دونوں بد بخت روانہ ہوئے اور شب بصری کے لئے ایک مقام پر قیام کیا اور عقبہ کی مخالفت کے لئے ابولہب نے ہر قسم کا انتظام کیا مگر رات میں جب تمام اہل قافلہ سو گئے ایک شیر آیا اور ہر ایک کو سونگھتا ہوا اس منحوس تک پہنچا اور اسے پھاڑ ڈالا لیکن نہ اس کا ناپاک خون پیا اور نہ اس کا پلید گوشت کھایا۔

(تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۷۷، سیرت رسول عربی ص ۱۷۷)

ام جمیل :- یہ مورت ابولہب کی بیوی تھی اس کا اصل نام اردہ تھا اور یہ بھیگتی دیکھ کر دیکھنے والی تھی۔ اس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مداوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اسلام دشمنی میں یہ ملعونہ اپنے منحوس شوہر سے کسی طرح پیچھے نہ تھی۔ اس کا مشغلہ یہ تھا کہ دن کے وقت جنگل میں نکل جاتی خاردار کھڑیاں چنیتی اور گھٹا بنا کر اٹھالاتی اور رات کے وقت اس راستہ میں ڈالتی جس سے گزر کر حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم ناز فخر کے لئے اپنے پروردگار کی جناب میں سجدہ ریز ہوتے کے لئے حرم شریف کی جانب تشریف لے جاتے۔ جب سورہ لب لب نازل ہوئی تو یہ بد بخت ہاتھوں میں پتھر لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلی اور بڑبڑانے لگی کہ آپ جہاں بھی ملیں گے پتھروں سے خبروں کی اور حرم شریف میں داخل ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کو آتے ہوئے دیکھ کر فرمایا یا رسول اللہ! ام جمیل آرہی ہے اور یہ ضرور کوئی خباثت کرے گی۔ حضور نے فرمایا "وہ مجھے نہ دیکھ سکے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہ قریب آکر حضور علیہ السلام کو نہ دیکھ سکی اور بڑبڑاتے ہوئے واپس ہو گئی۔ یہ ملعونہ اپنے گلے میں جواہرات کا گراں بہا ہار پہنتی تھی اور لوگوں سے کہتی لالت و فتنی کی قسم میں موتیوں کی اس بیش قیمت ہار کو فروخت کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی میں خرچ کر دوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "جیسے آگ میں اس کا گستاخ خاوند جلایا جائے گا اسی آگ میں وہ بھی جھونکی جائے گی" اور اس کی بیوی یعنی ام جمیل کی اکثری ہوئی کہ دن و رات آج بڑا قیمتی ہار ہے، ہم مونہ کی رسی ڈال کر اسے جہنم کی آگ میں گھسیٹیں گے جو ستورگزمی ہوگی۔ الفرص یہ تو آخرت کا فدا ہوگا۔ مگر دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ نے اس کو فترت کا موت سے دوچار کیا۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ حبس محول

خاردار کھڑیوں کا گھٹا سدا برائے ہوئے آرہی تھی وہ گھٹا مونہ کی رسی میں بندھا ہوا تھا (مونہ ایک قسم کی گھاس ہے جس سے رسی بناتے ہیں) ام جمیل تھک کر ایک مقام پر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گئی گھٹا پیچھے سرک گیا اور رسی سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ مر گئی۔

(سورہ لب لب تفسیر ضیاء القرآن ص ۱۱۱)

ابو جہل عمرو بن شام :- یہ مشہور دشمن رسول ہے۔ اس کا محبوب مشغلہ محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے لئے نئے نئے منصوبے تیار کرنا اور ہر حال میں آپ کو تکلیف دینا تھا اس ملعون کی موت اس قدر عبرتناک ہے کہ اس کو کس لشکر کو نے ہلاک کیا اور اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جنگ بدر میں میں شریک تھا اور میرے دائیں بائیں دو لشکر کے کھڑے تھے ایک نے رازدارانہ انداز میں مجھ سے دریافت کیا چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے ان سے کہا کیوں

یقیناً تم کو ابو جہل سے کیا کام ہے۔ لشکر کو نے جواب دیا (ہم نہ)

قسم کھاتی ہے مر جائیگے یا اریگے ناری کو

سنائے گھالیاں دیتا ہے وہ محبوب باری کو

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کا جذبہ دیکھ کر میں حیرت کرنے لگا اور ابو جہل کی نشاندہی کر دی۔ یہ دونوں لشکروں نے نہایت تیزی سے اپنے قدم اس ملعون کی جانب بڑھائے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا کام تمھارا کر دئے جہاں کے ختم ہونے کے بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو لے کر جب ابو جہل ملعون کی لاش دیکھنے پہنچے تو لاش کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ۔

” ابو جہل اس زمانہ کا فرعون ہے “

پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس ملعون کا سر کاٹ کر تاجدار
دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں ڈال دیا۔

(بخاری شریف، دلائل النبوة جلد ۱ ص ۱۳۱ اخذ سیرت المصطفیٰ ص ۱۳۱)

کعب بن اشرف :- یہ ایک دولت مند یہودی تھا۔ یہودی علماء
اور یہود کے مذہبی پیشواؤں کو اپنے خزانے سے تنخواہ دیتا تھا۔ دولت کے ساتھ
شاعری میں بھی بہت کمال رکھتا تھا۔ جس کی وجہ سے نہ صرف یہودی بلکہ تمام قبائل
عرب پر اس کا ایک خاص اثر تھا۔ یہ ملعون کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سخت عداوت تھی۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی فتح اور سردارانِ قریش کے قتل ہو
جانے سے اسکو انتہائی رنج و صدمہ ہوا۔ چنانچہ یہ کفار ان قریش کی تعزیت کیلئے
کو کمر بستہ کیا اور کفار ان قریش کا جو بدر میں ہلاک ہوئے تھے ایسا پُرزد و دروغہ لکھا کہ
سامعین میں صعبِ اتم برپا ہوئی اس مرثیہ کو سننا کہ خود بھی ناز و زاری کرتا تھا
اور سامعین کو بھی رلاتا تھا۔ کہ میں دیکھ کر سردارانِ قریش سے ملا اور مسلمانوں کے خلاف
انہیں جنگ پر اکسایا اور یہ ملعون غلاف کچھ پکڑ کر کفار ان قریش سے حلف لیا کہ مسلمانوں
سے جنگ بدر کا بدلہ لیا جائے پھر کہ سے مدینہ طیبہ لوٹ کر آیا اور حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں ہجو لکھ کر طرح طرح کی گستاخیاں اور جے ادبیاں کرتے
لگا۔ اسی پر نہیں کیا بلکہ آپ کو چپکے سے شہید کرنے کا قصد کیا۔ جب اس کی
شہادتیں حد سے بڑھنے لگی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ پر ہا عزت
کی بارگاہ میں دعا کی کہ ” ابنِ اشرف کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ جس طرح تو چاہے “
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ہلاک کرنے کا حکم دیا اور
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ

کو حکم دیا کہ کچھ لوگوں کو اس کے قتل کرنے کے لئے بھیجو۔ ایک روایت میں ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ” کون ہے تم میں سے جو ابنِ اشرف کو ہلاک کرے
کیونکہ اس کی عداوت ہم پر خوب ظاہر ہو چکی ہے اور وہ ہماری اور مسلمانوں کی
برائیاں کرتا ہے اور وہ مشرکوں کو ابھارتا اور جنگ پر بھیج کر رہا ہے۔ اور
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے اس کے بعد حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

الَّذِي تَرَىٰ إِلَى اللَّهِ فِينَا أُوْتُوا أَنْصِبًا فِينَا الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ
بِالْجَنَّةِ وَالطَّاعُونَ وَيَقُولُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ لَا يَخْشَوْنَ
أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ الْجَنَّةُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ لَا يَخْشَوْنَ
أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ الْجَنَّةُ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ لَا يَخْشَوْنَ
أَلَّا يَكُونَ لَهُمُ الْجَنَّةُ (سورہ نسا)

ترجمہ: کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن کو توریت کا کچھ حصہ ملا وہ
نفس اور شیطان کی پیروی کرتے ہیں اور ان لوگوں سے کہتے ہیں جنہوں نے کفر
کیا کہ یہ لوگ ایمان داروں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
لعنت بھیجتا ہے اور جس پر اللہ کی لعنت ہو تو اس کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت محمد
بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے اس کے قتل کی
بابت مشورہ کیا چنانچہ مزید چار صحابہؓ کے ساتھ اس مہم پر روانہ ہوئے جس میں
حضرت ابو نائلہ رضی اللہ عنہ بھی تھے جو کعب بن اشرف کے رضائی بھائی تھے
اور ان کے علاوہ دیگر تین صحابہ کے نام یہ ہیں۔ عباد بن کثیر، عمار بن اوس
اور ابو عیسیٰ بن جبر رضی اللہ عنہم ہیں۔

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب

کعب بن اشرف کے بارے میں فرمایا کہ کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لئے تیار ہے، کیونکہ اس نے خدا اور اس کے رسول کو ایذا میں مبتلا ہے تو اس وقت حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پسند فرماتے ہیں کہ میں اسے چاک کر دوں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہاں اور حضرت محمد بن مسلمہ نے عرض کیا اگر اس کے قتل میں حیلہ جوئی کی جائے اور اسے قریب دیا جائے اور ایسی باتیں اس سے کی جائیں جو بظاہر آپ کی شکایت معلوم ہو مگر حضرت نے فرمایا جو چاہو اور اسے جس طرح چاہو قتل کر دو۔ اس اجازت کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کے ساتھ کعب بن اشرف کے پاس روانہ ہوئے اور حضور علیہ السلام کے خلاف اس کے سامنے چند باتیں کہنے اور اس کو اعتقاد میں لانے اور آہستہ آہستہ اس سے دوستی بڑھانے اور ایک مرتبہ رات کے وقت اس کے مکان پر آئے اور اس کو آواز دیئے یہ اپنے مکان کے اوپری منزل میں رہتا تھا اور اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی، کعب بن اشرف جب ان صحابہ کرام کی آواز سنا تو فوراً اپنے آنے لگا اس کی بیوی نے دریافت کیا کہاں جا رہے ہو اس نے جواب دیا میرا رضاعی بھائی آیا ہے۔ کعب کی بیوی نے کہا اس مرد کی آواز سے خون ٹپک رہا ہے۔ ایک روایت میں ہے اس نے کہا میں شروانی آواز کو پہچانتی ہوں اور اس کو گھر سے باہر نکلنے سے بہت روکا مگر یہ بیوی کی ایک نہ سنی اور گھر سے باہر آیا۔ صحابہ کرام نے منصوبہ بنایا تھا کہ اس کو کسی طرح ہم میں سے ایک باتوں میں مصروف کر دے اور دوسرا اس کی گردن سے جدا کر دے۔ جب یہ ملعون باہر آیا تو منصوبہ کے مطابق حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تمہارے سر سے جو خوشبو آرہی ہے ایسی خوشبو میں نے آج تک نہیں سونگھی۔ کعب نے جواب دیا میں نے عرب کی اس عورت سے نکاح کیا ہے جو خوشبو کو بہت پسند کرتی ہے

اور وہ تمام عورتوں میں بہت زیادہ خوبصورت ہے۔ اس کے بعد حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ میں تمہارے سر کی خوشبو کو سونگھوں؟ اس نے کہا ضرور سونگھو انہوں نے اس کے بالوں کو پکڑ کر سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر چھوڑ دیا۔ دوسری مرتبہ پھر سونگھا اور بالوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور کہا اس دشمن خدا کی گردن آزاد دو۔ اور خدا آدیکر صحابہ کرام نے اس ملعون کے ناپاک سر کو ناپاک جسم سے جدا کر دیا اور بدینہ طیبہ پہنچ کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک میں اس ملعون کا سر ڈال دیا۔ یہ پہلا گستاخ ہے جو گستاخی کی سزا پائی۔ حضور علیہ السلام نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اور اس مہم میں صحابہ کرام کی آپس میں ایک دوسرے کی تعوار چلنے سے حضرت حارث بن اوس رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے زخم پر لعاب دہن شریف لگائے اور زخم فوراً ٹھیک ہو گیا۔ مدارج النبوة جلد ۱ ص ۱۸۷

ابو رافع :- ابو رافع کا اصلی نام عبد اللہ تھا اور یہ ابی الحقیق کا بیٹا تھا۔ پیشہ کے اعتبار سے یہ تاجر تھا۔ یہ شخص حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو ایذا پہنچانے میں مشغول رہتا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکوں کو جنگی سامان کی امانت کرتا تھا۔ جب کعب بن اشرف کا قتل قبیلہ اوس کے جانباز صحابہ کرام نے انجام دیا تو قبیلہ خزرج کے حاشاڑوں میں بھی دلولہ پیدا ہوا کہ ہم بھی کعب بن اشرف کی طرح کسی دشمن دین کا قتل کر کے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حبس ہونے کا ثبوت دیں گے چنانچہ اہل خزرج بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اس دشمن رسول کے قتل کرنے کی اجازت طلب کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی اور اہل خزرج اپنی ایک جاعت اس کام

کے لئے مقرر کردی اور اس جاغت کے امیر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
معتبر ہوئے۔

ابورافع حجاز کے ایک قلعہ میں رہتا تھا حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
قلعہ کے قریب پہنچ کر اپنے ساتھیوں سے کہا تم لوگ اس جگہ قیام کو دیں
قلعہ کے دربان سے یہاں جوں کے تہیں ضرورت پڑنے پر اپنے ساتھ
لے جاؤں گا۔ اور آپ ایک دیہاتی کا روپ بنا کر قلعہ کے قریب اس طرح
بیٹھ گئے جیسے قضاے حاجت کے لئے بیٹھتے ہیں۔ آپ نے ایسا روپ
ڈھالی لیا تھا جیسے اس قلعہ کے باشندے ہیں۔ یہ وقت قلعہ کے دروازے
بند ہونے کا تھا۔ جب دربان کی نظر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ
پر پڑی تو اس نے آواز دی ^{اور پھر} خدا اگر تو آنا چاہتا ہے تو جلدی آ
کیونکہ میں دروازہ بند کر رہا ہوں میں فوراً موقع سے فائدہ اٹھا کر قلعہ میں
داخل ہو گیا اور ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا جہاں گدھے بندھے ہوئے تھے
رات کا ایک حصہ گزرنے کے بعد قلعہ میں سسنان اور ہموکا عالم طاری ہو گیا
اور میں نے دربان کو دیکھا کہ دروازہ کی چابی طاقتور میں رکھ کر سونے کیلئے
چلا گیا ہے میں اٹھا اور چابی لے کر قلعہ کا بیرونی دروازہ کھول دیا میں نے ایسا
اسکے کیا کہ اگر بالفرض قلعہ والوں کو میری موجودگی کی خبر ہو جائے اور میرا پھلپلا
کر یہ تو میں آسانی سے قلعہ کے باہر جا سکوں اس کے بعد میں نے بالاخانہ کی
جانب ابورافع کی جستجو میں چلا اور مختلف دروازوں سے گزرتا گیا۔ اور ہر
دروازے سے جس سے میرا گذر ہوا اس کو میں اندر سے بند کرتا گیا تاکہ اگر کسی کو
میری آہٹ محسوس ہو جائے تو وہ مجھ تک نہ پہنچ سکے یہاں تک کہ میں اس
کمرہ تک پہنچ گیا جہاں ابورافع کا کمرہ واقع تھا۔ میں نے اسے دیکھا کہ وہ چند

لوگوں کے درمیان موجود ہے اور قلعہ خواں اسے قلعہ سارہا ہے۔ درباری شریف
کی حدیث میں ہے کہ وہ افسانہ سننے کا عادی تھا اور ہر رات افسانہ سن کر سوتا
تھا میں کچھ دیر انتظار کیا۔ جب وہ اس مشغلہ سے فارغ ہو کر سونے کیلئے
چلا گیا میں بھی اس کے کمرے تک پہنچا اور یہ کمرے میں اندھیرا لکھ کے اپنے اہل
و عیال کے درمیان جب سو گیا میں کمرے میں داخل ہوا میرے لئے یہ جانشا
دشوار تھا کہ وہ کمرے کے کس گوشہ میں سو رہا ہے؟ اس وقت اندھیرے میں میں
نے آواز دی ابورافع! ابورافع! وہ میری آواز پر جاگ اٹھا اور کہنے لگا کون ہے؟
پھر میں نے اس کی آواز کی طرف تلواریں چلائی میرا یہ وار خانی گیا۔ ابورافع چنچنے لگا
اور میں فوراً کمرہ سے باہر آ گیا کچھ دیر بعد میں اس کے کمرہ میں آواز بدل کر
داخل ہوا گویا میں اس کی مدد کرنے آ گیا ہوں۔ میں نے کہا ابورافع یہ تم کیوں چیخ
رہے ہو؟ اس نے کہا تیری ماں پر انوس ہو کوئی شخص گھر میں ہے اور مجھے قتل کرنے
کے لئے اس نے حملہ بھی کیا ہے، اس مرتبہ میں بغور اسکی آواز کی جانب توجہ دینی اور
اپنی تلواریں نوک آہستہ سے قریب جا کر اس کے پیٹ میں گھونپ دی اور اتنا زور
دیا کہ اس کے پشت سے باہر ہو گئی۔ جب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ ہلاک ہو گیا اس کمرہ
سے ہوتے ہوئے باہر آیا۔ جلدی سے اپنا قدم بڑھالیا۔ چاندنی رات تھی میں خیال
کیا کہ زمین ہے مگر میں بندی سے نیچے گر پڑا اور میرا پاؤں ٹوٹ گیا۔ ایک روایت
میں ہے کہ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے ٹوٹی ٹانگ میں اپنی دستار بازو صلی اور
ایک پاؤں سے کودتا ہوا اپنے ساتھیوں سے جا کر مل گیا اس وقت تک وہاں مقام
کئے جب تک ہم قلعہ کے باہر سے رونے پینے اور نالہ وشیوں کرنے کی آوازیں نہ سن لیں
ہم نے سنا لوگ کہہ رہے تھے کہ ابورافع مارا گیا۔ پھر میرے ساتھی مجھے اٹھا کر
مذہب منورہ میں حضور کی خدمت میں لائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ تمام واقعہ عرض

قرآن کے بعد بہت خوش ہوئے اور فرمایا اے عبداللہ مبارک ہو، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست رحمت میری ٹوٹی ہوئی ٹانگ پر پیرا وہ اسی وقت ٹھیک ہو گئی اور میں اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔

(مدارج النبوة جلد ۲ ص ۱۹)

عمر بن حجاج: عمر بن حجاج قبیلہ بنو نضیر سے تعلق رکھتا تھا اور یہ نہایت شرمیلہ شخص تھا۔ اس نے ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مکان کے نیچے بلا کر اوپر سے کوئی وزنی چیز گرا کر شہید کرنے کا منصوبہ بنایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس منصوبہ کا علم ہو گیا اور اس بد بخت کی یہ سازش ناکام ہو گئی۔ تاہم آپ نے عمر بن حجاج کی اس ناپاک حرکت کو بہت محسوس فرمایا۔ یہ معنی ملعون شخص حضرت یامین بن عمر رضی اللہ عنہ کا چچا زاد بھائی تھا حضرت یامین رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بعد ایک دن محبوب باری صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت یامین رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

”یامین تم نے اپنے بھائی کی حرکت دیکھی اور وہ مجھے دعوے کے سے ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جبریل امین (علیہ السلام) کے ذریعہ مجھے اس کے عزم بد سے آگاہ کر دیا۔“

حضرت یامین رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن کر جوش غضب سے بھر اڑ ہو گئے اسی وقت اٹھے اور عمر بن حجاج کی ٹانگ میں رہنے لگے ایک دن موقع مل گیا اور چھپٹ کر اس ملعون کا کام تمام کر دیا۔

(سرور کائنات کے چچا سے خطاب ۶۵۲ھ از مولانا طالب اشقی مدظلہ)

ابن حطل: ابن حطل کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ عام الفتح سے قبل مدینہ طیبہ آیا مسلمان ہوا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نام تبدیل کر کے عبداللہ رکھے۔ بعض روایتوں

میں آیا ہے کہ یہ وحی کی کتابت بھی کرتا تھا۔ اس کو ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے اس کے قبیلہ میں بھیجے تو یہ بد بخت وہاں جا کر مرتد ہو گیا اور صدقہ کے جانوروں کو لیکر مکہ مکرمہ بھاگ گیا اور اہل قریش سے کہنے لگا کہ کوئی دین تمہارے آبائی دین سے بہتر نہیں ہے۔ اور اس کے بعد شب دروز اسلام کے غلاف مصروف رہا۔ فتح مکہ کے دن خانہ کعبہ میں پناہ لیا اور غلاف کعبہ سے لپٹ گیا۔ ایک صحابی نے دیکھ کر عرض کیا یا رسول اللہ ابن حطل خانہ کعبہ میں پناہ لیا ہے اور غلاف سے لپٹ گیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس دن یعنی فتح مکہ کے دن اپنی جان کے بشمار دشمنوں کو معاف کر دئے مگر اس زلیل شخص کے بارے میں فرمایا اسے قتل کر دو۔ حسب الحکم اس ظالم کو خانہ کعبہ میں قتل کر دیا گیا۔ (مدارج النبوة جلد دوم ص ۹۲)

حضرت جبریل علیہ السلام کا انتقام اسود بن مطلب، عاص بن دائل، ولید بن مغیرہ اور ابن الطلاطلہ یہ چار

بد بخت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاق اڑاتے جب ان کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں تو ایک دن حضرت سیدنا جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آکر کھڑے ہو گئے اور اس وقت یہ تمام بد بخت طواف کعبہ میں مصروف تھے۔ سب سے پہلے ولید بن مغیرہ حضرت جبریل علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو حضرت جبریلؑ ولید بن مغیرہ کے ایک پر لے زخم پر نظر غضب ڈالی (حالانکہ یہ زخم کسی وقت تیرے سہرا تھا اور اب بالکل مندمل ہو گیا تھا) تو یہ زخم فوراً تازہ ہو گیا اور اس سے خون بہنے لگا۔ یہ ملعون اس درد کی تاب نہ لاسکا وہیں ہلاک ہو گیا۔

اس کے بعد عاص بن دائل کے بھی ایک قدیم زخم پر حضرت جبریلؑ امین نے نگاہ غضب ڈالی تو وہ بھی تازہ ہو گیا اور یہ منحوس بھی وہیں ہلاک ہو گیا۔ پھر

اسود بن مطلب کے چہرہ پر آپ نے ایک سنبریتہ رکھ کر دبائے جس سے وہ اندھا ہو گیا۔ بعد ازاں ابی الطاہر کے پاس گئے اور اس کے سر کی طرف نگاہ غضب فرمائی تو اس بد بخت کے دماغ سے بھیابہنے لگا۔ حق تعالیٰ نے اس موقع پر یہ آیت نازل فرمائی: "اَنَا كَفَيْتُكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ" یعنی ہم نے آپ سے تمہارے لئے دلوں کا کام تمام کر دیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

حکم بن ابی العاص :- یہ بد بخت حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے حد درجہ بغض رکھتا تھا۔ جب حضور گھر سے باہر کہیں تشریف لے جاتے یہ آپ کے پیچھے پیچھے جاتا اور عجیب و غریب اپنی صورت بنا کر نور نبوت کے خلاف نازیبا حرکات کرتا ایک مرتبہ آپ نے اسکو اس حرکت میں مشغول پایا اور فرمایا تو ایسا ہی ہو جا! یہ ملعون اسی جگہ قہم گیا اور اس کے جسم پر عرش طاری ہو گیا۔ (شواہد النبوت ص ۱۸)

ایک متکبر کا انجام :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص بایں ہاتھ سے کھانا کھانے آپ نے ارشاد فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ! اس نے غرور سے کہا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا۔ چونکہ اس نے یہ الفاظ غرور اور چھوٹ سے کہے تھے۔ اسلئے آپ نے فرمایا خدا کرے تو ایسا ہی ہو چنانچہ اس کے بعد وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنا دایاں ہاتھ اپنے منہ تک لیجانے سے محروم ہو گیا۔ (مسلم شریف جلد ۱ ص ۱۸۱ باب آداب الطعام وغیرہ)

بجلی کا عذاب :- قبیلہ بنی عامر نے نعمتی مرتبت رسالت پناہ صل اللہ علیہ وسلم کا انکار کیا اور اس قبیلہ نے دونوں جانوں کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہلاک کرنے کے لئے رونا کی کیا گیا۔ ان فوجانوں نے منصوبہ اس طرح بنایا کہ

ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گفتگو میں معذرت رکھے اور دوسرا اپنا کام کر دے۔ منصوبہ کے تحت یہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے ایک نے گفتگو شروع کی ان میں سے ایک کا نام عامر اور دوسرے کا نام اربہ تھا۔ انہیں دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریا فرمائی۔ اے اللہ ان کے شہ سے محفوظ رکھ۔ حضور کی دعا کے بعد ان کی ہمت نہیں ہوئی اور نہ کام واپس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے عامر کو طاعون سے ہلاک کیا اور اربہ پر بجلی گری یہ دونوں ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوت ص ۱۸)

ایک عیسائی کا انجام :- علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ میں ایک عیسائی رہتا تھا جب موزن اپنی اغواں میں اشہد ان محمداً رسول اللہ کے دل نواز الفاظ کہتا تو یہ ملعون جواب میں کہتا جھوٹا جلا یا جائے :-

چنانچہ ایک رات وہ سو رہا تھا کہ اچانک اس کے گھر میں آگ لگ گئی جس میں وہ اور اس کا سارا کنبہ خاک ہو گیا۔ اس ملعون کو اللہ تعالیٰ نے تباہ کیا کہ جیہٹا کون ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۱۸۱ سورہ مائدہ)

گستاخوں کی عقل ماؤف ہو گئی :- ہجرت کے نویں سال حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنی کلاب کی طرف ایک وفد روانہ فرمایا اور اس کے ساتھ ایک مکتوب گرامی بھی دعوت اسلام کے لئے اس قبیلہ کے نام ارسال فرمایا۔ ان بد بختوں نے مکتوب شریف کی عبارت کو رد و محو والا اور جس چمڑے پر یہ مکتوب شریف تھا اسکو ایک چمڑے کے ڈول کے ساتھ سی دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا

”ما لهم اذهب الله عقولهم“ اس کے بعد اس قبیلہ کی عقل مازوت ہو گئی اور اس قدر غلطی طالعکام ہو گئی کہ ان کے باتوں کے مفہوم کی بھی ایک دوسرے کو سمجھ نہ رہی۔ (شواہد النبوة ص ۱۲)

ابن ہذیل مقام نخلہ میں رہتا تھا۔ اور حضور
سفیان بن ہذیل صلی اللہ علیہ وسلم کے خلافت مجمرانہ

سازشوں میں معروف رہتا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر ارشاد فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ ابن ہذیل مجھ سے جنگ کرنے کے لئے لوگوں کو جمع کر رہا ہے وہ مقام نخلہ یا عترہ میں ملے گا تم اس کو ہلاک کر دو۔ حضرت عبداللہ بن انیس فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اس کی پہچان بیتائے تاکہ شناخت ہو جائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب وہ تم کو دیکھے گا تو لرزے کا نینے لگے گا۔ میں اس ہم پر روانہ ہوا۔ اور جب میں نے اس کو اور اس نے مجھ کو دیکھا تو وہ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق لرزے کا نینے لگا۔ میں کچھ دور اسکے ساتھ چلا اور جب اندازہ ہو گیا کہ میں اس پر آسانی سے قابو پا لوں گا تو میں نے تلواریں سے اس پر حملہ کر کے اس کو قتل کر دیا۔ اور خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس کو ہلاک کر دیا ہے اس پر حضور نے فرمایا ”خدا تمہیں سسر خرو کرے تم نے ٹھیک کام کیا۔“ اور اس کے بعد آپ نے ایک عشاء حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ اور ہایت خرائی کہ اس کو اپنے پاس رکھو قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس معاد کو اپنی تلوار کے ساتھ ملا کر رکھے اور جب آپ کا انتقال ہوا تو ان کی وصیت کے مطابق

اس کو آپ کے کفن میں رکھا گیا۔

(خصائص الکبریٰ حصہ اول ص ۲۲۱ از امام مالک الدین سیوطی علیہ الرحمہ)

میدان احد میں لشکر اسلام کو پہلے پہل شکست
ابن بن خلف ہونی تو مشہور دشمن اسلام ابی بن خلف گھوڑے

پر سوار تھا۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔

”اے محمد! اگر تم آج مجھ سے بچ گئے تو اللہ تعالیٰ مجھے زندہ نہ رکھے۔“

علامہ ابن اسحاق علیہ الرحمہ کہتے ہیں مجھ سے صاریح بن ابراہیم بن عبدالحسن بن عوف نے بیان کیا۔ ابی بن خلف، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں ملا تھا آپ سے مخاطب ہو کر کہا تھا۔

”اے محمد! میں آپ سے ایک گھوڑے جس کو میں روزانہ خوب کھلاتا ہوں تاکہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا۔“

اس پر رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”انشاء اللہ میں ہی تمہیں قتل کروں گا۔“

چنانچہ میدان احد میں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عاتر بن صہمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سہیل بن خنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ ابی بن خلف نے آپ پر حملہ کیا فوراً حضرت سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈھال بن گئے اور شہید ہو گئے۔ حضرت سہیل بن خنیف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ایک نیزہ ملے کہ آپ ابی بن خلف کی زہ کے نیچے چھوڑے اور اس کی گردن پر چھوٹی سی خراش آئی اور خون رگوں میں جم گیا۔ زخمی ہو کر یہ معین اپنی گھوڑے کو ایشری لگا کر اپنی قوم کی طرف بھاگا اور جلوں کی طرح چلانے لگا۔ اس کو دیکھ کر ابوسفیان نے کہا! تو ہلاک ہو یہ چیخ و پکار کس لئے کہہ رہا

حالانکہ تجھے صرف ایک معیونی سی خراش آئی ہے یہ کوئی گہرا زخم نہیں ہے۔
ابن ابی بلاتہ تو مرے! تجھے معلوم نہیں یہ کس کی مار ہے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
کے فیروزہ سے زخمی ہوا ہوں اور آپ نے کہ میں ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا تھا۔
"عنقریب تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہو گا۔"

اب مجھے معلوم ہوا کہ میں ان کے اس مار کے بعد زندہ نہیں رہ سکتا۔ خدا کی قسم
میرا درد اگر سارے جہاز کو تقسیم کر دیا جائے تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں۔
مجھے اس قدر تکلیف ہے۔ چنانچہ اس حالت میں چیختے چلاتے داخل جہنم ہوا۔
(شواہد النبوة ص ۱۳۳ سیرت ابن ہشام)

یہ مشہور دشمن اسلام ہے جو اسلام کے ابتدائی
امیہ بن خلف و درین اعلان حق کہنے والوں کو اذیتیں دیتا
چنانچہ جب حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اسلام قبول فرمائے تو اس نے حضرت
بلالؓ کو اسلام سے منحرف ہو جانے کا حکم دیا اور آپ کے انکار پر غیظ و غضب
سے دیوانہ ہو کر کہنے لگا۔

اجھا میں تم کو تمہاری بے دینی کا مزہ چکھاؤں گا اور دیکھوں گا کہ محمد
اور محمد کا خدا تمہیں کیسے نجات دلاتا ہے۔

یہ کہہ کر اس ظالم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر چور و ستم کا ایک لامتناہی
سلسلہ شروع کر دیا جنگ بدر میں جب یہ رسالت آب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کے خلاف لڑنے آیا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نظر اس ظالم پر پڑی اور آپ نے
اس کا ہتھیار کیا۔ یہ بہ نکت حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف سے چٹ گیا۔ اور
جان بچانے کی التجائی۔ آپ کو رحم آگیا مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور چند انصاری
صحابہ امیہ بن خلف پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے

امیہ سے ارشاد فرمایا تو زمین پر لیٹ جا اور وہ لیٹ گیا اور اس کو بچانے کے لئے حضرت
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اس کے اوپر لیٹ کر اس کو چھپانے لگے لیکن حضرت
جلال اور دیگر انصاری صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
کے پیروں کے اندر سے ہاتھ ڈال کر اس ملعون کو ہلاک کئے۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۸۸ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۳۸۸)

اسلام نبوت مروان سے تھی اس کے خب و دروز محبوب و دو عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں عیب جوئی کرنے میں لگے تھے۔ اور
آپ کی بیجو میں اشعار کہتی تھی اس کے گستاخانہ اشعار حضرت عمر بن عبد
الخطاب رضی اللہ عنہ نے سماع فرمایا تو آپ کی حمیت اسلامی نے آپ کو ہتھیار کر دیا
اور آپ نے عہد کر لیا کہ وہ اسکو اسکی ناپاک حرکت کی سزا دیں گے۔ ایک رات
آپ اس وقت اس کے مکان پر پہنچے جب تمام اہل خانہ سو رہے تھے۔ اسہار
نبوت مروان اپنے شیر خوار لڑکے کو دودھ پلا رہی تھی حضرت عمر بن عبدی رضی اللہ
تاجہا تھے اسے ہاتھ سے مٹول کر اس کے بچہ کو اس سے علیحدہ کیا اور توار کی
دھار اسکے پہلو پر رکھ کر دبا دیئے حتیٰ کہ وہ جسم چیرتی ہوئی دوسری جانب نکل
گئی۔ صبح صبح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جلیک
ایک دوسرے کے ملاقات ہوئی امیہ نے ناز و فخر کا وقت تھا تو حضورؐ نے فرمایا۔
"عمر کیا تم نے نبوت مروان کو قتل کر دیا ہے۔"

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"
رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ناز و فخر کے بعد صحابہ سے مخاطب ہو کر ارشاد
فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو دیکھو جس نے اللہ و رسول کے غایبانہ مدد

وفات کی ہے تو عمر بن عدی کو دیکھ لو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تعجب سے فرمایا رسول اللہ اس نابینا نے؟
 حضور علیہ السلام نے فرمایا انہیں نابینا مت کہو یہ آنکھ والے ہیں۔

(شواہد النبوة ص ۱۳۲)

یہ ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اس کا نام ام ولد تھا رسول اللہ
 ام ولد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا کہا کرتی اس معینہ کو مسند
 بار سختی سے اس صحابی رسول نے منع کیا لیکن وہ اس حرکت بد سے باز
 نہیں آئی۔ اس کے ساتھ ان کی محبت کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

طی منها ابنان قبل اللولیتین اس سے میرے دو بچے موتی کی طرح تھے
 وکانت بی رقیقۃ اور وہ میسوی ہدم تھی۔

لیکن ایک رات وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کجواں
 کر رہی تھی اور اس کی بکواس وہ باہر سے آتے ہوئے سن لئے دفعتاً تمام
 تعلقات اور محبت کو بھول گئے اور کھپڑی سے اسکا پیٹ چاک کر دیا۔
 (اسوہ صحابہ رسول حصہ اول ص ۱۳۱)

یہ یہودی عالم تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان
 البوعامر نبوت سے قبل یہودی علماء سے منی آخر الزماں

صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف سنا کرتا تھا اور اسے ظلم تھا کہ نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہوگی۔

ابوعامر رہبانیت اختیار کر لیا اور نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی جستجو
 میں سرگرم رہا اور لوگوں سے کہتا میں طبت ابراہیمی پر ہوں اور نبی آخر الزماں
 صلی اللہ علیہ وسلم کو منتظر ہوں۔ ایک دن اعلان نبوت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس آکر دریافت کیا

کیا آپ نبی آخر الزماں ہیں؟ اور اسکی کیا نشانی آپ کے پاس ہے؟
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں طبت ابراہیمی پر پیدا ہوا ہوں۔
 ابوعامر کہنے لگا طبت ابراہیمی کو دوسروں سے ملائے ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس دین کو روشن تر بنالایا ہوں
 اور میری آمد سے قبل تم اور تمہارے عماد میرے بارے میں کیا کہا کرتے تھے۔

ابوعامر نے کہا مگر تم وہ نہیں ہو

آپ نے فرمایا۔ تم جھوٹ کہتے ہو۔

ابوعامر نے کہا جھوٹے کو خدا تنہا مسافر بنا کر گھر سے نکال دیا ہے۔ (اس
 ملعون کا اشارہ ہجرت کی جانب تھا)

حضور نے ارشاد فرمایا "ہاں" جھوٹے کو اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے گا چنانچہ
 ابوعامر ملعون چند دنوں بعد مکہ گیا اور مشرکین مکہ کا تابع ہو گیا۔ فتح مکہ کے بعد
 طائف بھاگ گیا۔ جب اہل طائف حلقہ مگوشی اسلام ہوئے تو وہ شام چلا
 گیا اور محرمی و تنہائی مسافری کی زندگی گزارتے ہوئے ہلاک ہوا۔

(شواہد النبوة ص ۱۳۲)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہنشاہ کسری کے نام
 دعوت اسلام کا پیغام حضرت عبداللہ بن حذافہ کے

ہاتھ سے روانہ فرمایا۔ اس مکتوب گرامی کو کسری نے ٹھکڑے ٹھکڑے کر دیا۔ جب
 حضور علیہ السلام کو اس حرکت کا علم ہوا تو فرمائی۔

اس سے میرا مکتوب پارہ پارہ کیا خدا نے اس کے ملک و سلطنت کو بھی
 ایسا ہی کر دیا۔

اس واقعہ کے قیوڑی ویر بعد کسریٰ پر خوف طاری ہو گیا۔ جب حضرت
عبداللہ بن مذاقہ واپس ہوئے تو اس نے اپنے دربار کے تمام محافظوں سے
کہا کہ آئندہ میرے پاس کوئی عرب نہ آئے۔ اس کے بعد وہ اپنے خلوت گاہ
میں آیا جہاں کسی غیر کا گزرنہ ہوتا تھا۔ اچانک دیکھا کہ ایک عرب آدمی کھڑا ہے
اور ہاتھ میں لاش لے ہوئے کھڑا ہے۔

ایمان لے آؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)
کو ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔

کسریٰ نے کہا تم جاؤ میں سوچ کر بتاؤں گا یہ عرب اچانک غائب
ہو گیا۔ اس کے غائب ہونے کے بعد کسریٰ نے دربار کے محافظوں کو بلایا اور
ان کی غفلت اور سستی پر انہیں سختی سے ڈانٹا اور بعض کو اس غلطی کی پاداش
میں قید کر دیا اور کہا میں نے تم سے اس قدر تاکید کی تھی مگر تم غفلت کئے اور
ایک عرب میرے کمرہ خاص میں داخل ہو گیا۔

محافظوں نے قسم کھائی کہ ہم کسی کو بھی اندر آنے نہیں دے۔

دوسری مرتبہ بھی وہی عرب ہاتھ میں لاش لے کر کمرہ میں برآمد ہوا اور
لاٹھی اس کے سر پر مار کر کہا، تم ایمان لاتے تو یہ ڈنڈا تمہارے سر پر مسلط رہیگا
اور یہ لاشیں اس کے سر پر بکھٹے لگیں۔ تیسرے دن بھی یہ عرب اچانک کمرہ خاص
میں حاضر ہوا اور کہا جب تک تم ایمان نہیں لاتے تمہارے ساتھ یہ عمل جاری رہیگا
خواہ یہ لاشیں ٹوٹ جائیں اور اس کے سر پر لاشیں ماری اور یہ لاشیں ٹوٹ گئیں۔ اسی
رات کسریٰ کے بیٹے نے اپنے باپ کا پیٹ چاک کر دیا۔

شراہ النبوة ص ۱۵۰

ایک مرتد کا انجام :- ایک نفرانی مسلمان ہو کر دربار نبوت میں رہنے لگا

مورہ بقرہ اور آل عمران پر شہ چکا تھا خوش خطا کتاب تھا اس کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے وحی لکھنے کی خدمت اس کے سپرد فرمائی مگر یہ بد نصیب پھر کافر ہو گیا۔
اور کفار سے جا ملا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بکواس کیا کرتا تھا۔
ایک دن قہر الہی نے اس گستاخ کو اپنی گرفت میں لے لیا اور وہ مر گیا۔

نفرانیوں نے اس کو دفن کیا۔ مگر زمین نے اس کی ناپاک لاش کو قبول نہیں
کیا اور یہ لاش زمین سے باہر ہو گئی۔ نفرانیوں نے گہری سے گہری قبر کھود کر
تین مرتبہ اس ملعون کو زمین میں دبایا۔ مگر ہر بار زمین نے اس کی لاش کو باہر پھینک
دیا۔ چنانچہ نفرانیوں کو یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا لاش نہیں۔ اور اس بد بخت
کی لاش زمین پر ستر چھنے لگنے کے لئے چھوڑ دیا۔

رہسرت المصطفیٰ ص ۱۵۰ بحوالہ بخاری شریف جلد ۱ ص ۱۵۰ علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

عاص بن دائل بھی یعنی حضرت سیدنا عمر بن
عاص بن دائل بھی
عاص رضی اللہ عنہ کا باپ تھا۔ یہ بھی ان بد بختوں
میں تھا جو آپ کی ذات بابرکات کے ساتھ استہزاء اور تمسخر کیا کرتا تھا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے جو صاحبزادے دنیا میں تشریف لائے کم عمری میں وفات پا گئے تو
عاص بن دائل نے کہا۔ محمد تو ابتر ہیں ان کا کوئی رشتہ کار زندہ ہی نہیں رہتا۔
اس کو اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی۔

ان شاذنک حوالا ابتر۔ آپ کا دشمن ہی ابتر ہے۔

یعنی اے حبیب آپ کے نام لیا تو لاکھوں اور کروڑوں ہیں۔ ہجرت کے
ایک ماہ بعد کسی جانور نے عاص کے پیروں کو لانا جس سے اس کا پیر اس قدر بھولا کہ
اوٹ کی گزند کے برابر ہو گیا اس مرض ہی میں عاص ہلاک ہو گیا۔

رہسرت المصطفیٰ جلد ۱ ص ۱۵۰ از مولوی محمد ادریس صاحب

اسود بن حذافہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

اسود بن حذافہ کے ماموں کا لڑکا تھا۔ یہ بھی آپ کے خدیو ترین

دشمنوں میں سے ہے۔ جب نقرہ زلیخ کو دیکھتا تو یہ کہتا "یہ وہ لوگ ہیں جو
ردے زمین کے بادشاہ بننے والے ہیں۔ جو کسریٰ کی سلطنت کے وارث
ہونگے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو تمخر سے کہتا آج آسمان سے
کوئی نہیں ہوئی اور اس قسم کے یہودہ کلمات کہتا۔ ایک دن حضرت جبریل
علیہ السلام نے اس پر نگاہ غضب ڈالی اس کے سر میں پھوٹے پھنسیاں نکل
پڑے اور اسی مرض میں بہت پریشان ہو کر مرا۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۲۲۲ اور ص ۲۲۳)

یہ شخص حضور علیہ السلام کا فاقی اڑایا کرتا اور آپ کے

خلاف عجیب عجیب باتیں کرتا اور تمخر سے کہا

کہ اتنا محمد نے اپنے اصحاب کو بھیجا کہ دھوکہ دے رہے ہیں کہ مرنے کے بعد پھر زندہ
ہوں گے۔ ایک روایت میں اس کا نام عارث بن عیطلہ بھی آیا ہے۔ عیطلہ اس کی
مان کا نام تھا۔ جب اس کا تمخر دے گزر گیا اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے
یہ آیت نازل فرمائی۔

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاصْرِفْ عَنْ الشُّرَکِیِّنَ اِنَّا کَیْفَ نَاکَ
الْمُسْتَهْزِئِیْنَ۔ (الحج ۱۷)

ترجمہ: جس چیز کا آپ کو حکم دیا گیا ہے اس کو علی الاعلان بیان کریں
اور مشرکین اگر وہ مانیں تو ان سے اعراض فرمائیں اور جو لوگ آپ کی مہنسی اور مذاق
اڑاتے ہیں ان کے لئے ہم کافی ہیں۔

مرنے وقت عارث بن قیس کے پیٹ میں ایک ایسی بیماری ہوئی کہ منہ

سے پانی نہ آنے لگا اور اسی مرض سے ہلاک ہوا۔

دخصا نصی کبریٰ ص ۱۲۶ جلد ۱۔

یہ شخص ابو جہل کا خاص مسین اور بدکار تھا۔

ہر شہادت میں اس کے ساتھ شامل رہتا،

جنگ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارا گیا (سیرت المصطفیٰ ص ۲۱۹)

اسود بن مطلب اور اس کے ساتھی جب کبھی

اسود بن مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے

اصحاب کو دیکھتے تو آنکھیں منکھلتے اور یہ کہتے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زمین

زمین کے بادشاہ ہونگے اور قیصر و کسریٰ کے خزانوں پر قبضہ کر دیں گے

یہ کہہ کر بیٹھیاں اور تالیاں بجاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا فرمائی

کہ اے اللہ اس کو نابینا فرما دتا کہ آئندہ مائیں کے قابل نہ رہے

اور اس کے بیٹے کو ہلاک فرما۔ چنانچہ اسود تو اسی وقت نابینا ہو گیا اور اس کا

بیٹا جنگ بدر میں مارا گیا۔ قریش جس وقت جنگ اُحد کی تیاری کر رہے تھے

اسود اس وقت شدید مرض میں مبتلا تھا۔ اس کے باوجود لوگوں کو آپ کے خلاف

جنگ پر آمادہ کر رہا تھا۔ اللہ رب العزت نے اس کو جنگ اُحد سے پہلے

ہی ہلاک کیا۔ (ابن ابی حذافہ ص ۲۱۹)

عقبۃ بن ابی بن خلف کا گہرا دوست تھا ایک

عقبۃ بن ابی معیط رند یہ ملعون حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

آ کر کچھ دیر بیٹھا اور آپ کا کلام سنا۔ ابی کو جب خبر ہوئی تو فوراً اس کے

پاس آیا اور کہا مجھ کو اطلاع ہے کہ تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا کر

بیٹھا ہے اور ان کا کلام سن رہا ہے وہ اکی قسم جب تک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے منہ پر جا کر نہ تھوکر آئے اس وقت تک تجھ سے بات کرنا اور قیری صورت
دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ چنانچہ یہ بد نصیب اٹھا چہرہ الٹا کر پرتھو کا۔ یہ ملعون
جنگ بدر میں ہیرا اور مقام صفراء میں اسکی صحابہ نے گردن مار دی۔
رہبر (المصطفیٰ املاً مولوی محمد اعلیٰ صاحب)

نفرین عارث
نفرین عارث سرداران قریش میں سے تھا۔
تجارت کے لئے ملک فارس جانا اور وہاں سے
مختلف کہانیوں کی کتابیں خرید کر لانا اور قریش کو سناتا اور یہ کہتا کہ محمد
(صلی اللہ علیہ وسلم) تو تم کو غلام اور غنیمت کے واقعات سناتے ہیں اور میں تم کو
رستم اور اسفندیار کی کہانیاں سناتا ہوں لوگوں کو یہ افسانے دلچسپ معلوم
ہوتے تھے۔ لوگ ان کہانیوں کو سننے اور قرآن حکیم پر توجہ نہیں دیتے۔ نفرین
ایک گمانے وانی بونڈتی بھی خرید کر لایا تھا۔ یہ بونڈی کفار قریش کو لگانے لاتی۔
انفرین نفرین عارث کی یہ تمام حرکات کا مقصد یہ تھا کہ لوگ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے دل نہ از الفاظ اور قرآن مجید کے اثر انداز احکام سے
دور رہیں یہ ملعون جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا
آپ نے اسکی گردن مار دی۔ (ابن اثیر جلد ۱ ص ۱۱۱)

عبد اللہ بن قیس
یہ کفار قریش کا مشہور پہلوان تھا۔ یہ مردود
جنگ بدر میں حضرت رفیع الثان رسول اللہ
جان علیہ افضل الصلوٰۃ الرحمن حملہ کیا اور اس کے حملے سے رخسار مبارک میں خود کی
دو زخمیں چھ لگیں۔

ہمدانی میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن قیس نے
جب آپ پر حملہ کیا تو کہنے لگا خذھا وانا ابن قیس۔ تو اس حملہ کو اور میں

ابن قیسہ ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اقبالك الله الله تعالیٰ تجھ کو
ذلیل اور غوار ہلاک و ہرباد کرے۔ چند روز نہ گزے کہ اللہ تعالیٰ نے
اس پر ایک پہاڑی بکرا مسلط کیا جس نے اپنے سینگوں سے اس ملعون کو
ہلاک کر ڈالا۔ رہبر (المصطفیٰ جلد اول ص ۱۱۱ بحوالہ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۱۱)

عقبہ بن ابی وقاص
یہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ
کا بھائی تھا۔ رحمت دلائین صلی اللہ علیہ وسلم
پر ایک مرتبہ ایک پتھر پھینکا تھا۔ جس سے آپ کا نیچے کا دندان مبارک شہید
اور نیچے کا لب شریف زخمی ہوا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں، میں جس قدر اپنے بھائی عقبہ کے قتل کا حریف اور خواہش مند رہا اتنا کسی
کے قتل کا کبھی حریف اور خواہش مند نہیں ہوا۔

(رہبر (المصطفیٰ جلد ۱ ص ۱۱۱ بحوالہ فتح الباری جلد ۱ ص ۱۱۱)

ابن علفک
ابن علفک نہ بیابا ہودی تھا ایک سو بیس سال کی عمر کو پہنچ
چکا تھا اور یہ مردود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان
اقدم کے خلاف ہجو میں شعر کہتا تھا اور لوگوں کو آپ کی کشتی پر برا بھلا کہتا تھا
جب اسکی شہادت اور دیدہ دینی حد سے گزر گئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ میں نے جو میرے لئے اس خبیث کلام تمام کرے۔

حضرت سالم بن عیسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے پہلے ہی سے منت مانی
ہوئی ہے کہ ابن علفک کو قتل کر دوں گا یا خود آپ پر مر جاؤں گا۔

جب اس کے قتل کا حکم دربار طائی سے ملا تو آپ نے تمنا کی کہ فوراً درود
ہوئے۔ گرنی کی رات ہی ابن علفک غفلت کی نیند سو رہا تھا۔ پہنچے ہی تلوار اسکی
جگر پر رکھ کر اس زعد سے دبانے کے جسم سے پار ہو کر بستر تک پہنچ گئی ابن علفک ایک

جین مارا اس کی آواز سے لوگ نیند سے بیدار ہو کر دوڑے مگر اس شخص رسول
کا کام تمام ہو چکا تھا۔

رِسیرت المصطفیٰ ص ۶۲۵ جلد ۱ بحوالہ الطبقات الکبریٰ ابن سعد ص ۱۱۱ جلد ۱

ایک جھوٹے کا انجام
حضرت اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کسی کام کے لئے روانہ فرمایا یہ نافرمان حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو معمولی سمجھا، اور اس نے اگر جھوٹ کہہ دیا کہ میں وہاں سے
ہو آیا ہوں۔ حضور نے بد دعا کی چند دنوں کے بعد وہ مردہ پایا گیا اور اس کا پیٹ
پھا ہوا تھا۔ قبر میں دفن کیا گیا مگر قبر میں ملعون کو قبول نہیں کرتی تھی اور اسے
باہر پھینک دیتی (الیاز باللہ)

شواہد النبوة ص ۲۰ از عبد الرحمن جامی علیہ الرحمہ، خصائص کبریٰ دوم ص ۱۸۴

ایک مفتری کا انجام
حضرت عبد اللہ بن عمارؓ سے روایت ہے کہ
ایک شخص یمن آیا اور وہ ایک عورت پر عاشق

ہو گیا اس نے (اور لوگوں سے کہنے لگا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے
کہ میرے پاس اپنی جوان عورت کو بھیجو اس کی مراد وہ عورت تھی جس سے
یہ عشق ہو رہا تھا۔

لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبد کیا ہے
اور آپ نے زنا کو حرام قرار دیا ہے۔ اس کے بعد یمن کے لوگوں نے حقیقت دریافت
کرنے کے لئے اپنے قبیلہ کا آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بھیجا۔ اس کے بعد
حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمائے اور حکم
دیا کہ تم اس شخص کے پاس جاؤ (جس نے مجھ پر افسر کیا ہے) اگر وہ تمہیں زندہ
ملے تو اسے قتل کر دینا اور اگر تم اسے مردہ پاؤ تو اسے آگ میں جلا دینا چنانچہ جب

حضرت علیؓ پہنچے اس سے قبل یہ شخص (ایک چشمہ سے پانی بھر رہا تھا تو ایک
سانپ نے اسے کاٹ لیا اور یہ ملعون زہر کے اثر سے ہلاک ہوا۔

دخصائص کبریٰ ص ۱۸۴ مطبوعہ کراچی

بے ہوشی کا عذاب
یہ بتی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

دن خطبہ دیا اس وقت ایک شخص آپ کے پیچھے تھا وہ آپ کی نقل جس طرح طے پر
کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا۔
اچانک یہ بے ہوش ہو گیا۔ لوگ اس کو اٹھا کر اس کے گہ پہنچا دئے۔ اور وہ
دو مہینے تک بے ہوش رہا پھر جب ہوش میں آیا تو وہ ایسا بن گیا جیسا آپ کی
نقل کرتے وقت (اپنی شکل و صورت بنایا تھا)

(خصائص کبریٰ ص ۱۸۵)

ایک منافق کا انجام
حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ابو طلحہ بشیر بن ابرق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور صحابہ کرام کو برا بھلا کہتا تھا۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اشعار
میں اس کی بکو اس کا جواب دئے۔ یہ طائف چلا گیا اور وہ ایک ایسے گھر میں
پہنچا جہاں کوئی نہ تھا۔ اچانک وہ مکان اس پر گر پڑا اور یہ مرد و ہلاک ہو گیا۔

(دخصائص کبریٰ ص ۱۸۵ مطبوعہ کراچی)

ہارث بن ابی ہارثہ
ابن قحون نے طبری سے ذکر کیا کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہارث بن ابی ہارثہ

کے پاس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے اس کی لڑکی کے ساتھ نکاح کہنے
کا پیغام بھیجا۔ ہارثہ نے کہا کہ اس کی بیٹی میں عیب ہے حالانکہ اس میں وہ

عجب موجد رہا تھا۔ جب وہ واپس اپنے گھر پہنچا تو اس نے بیٹی کو برص کی بیماری میں مبتلا پایا۔ (خصائص کبریٰ ص ۱۴۶)

ایک مشرک کا انجام بیوقوف نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو ایک مشرک مردار کے پاس بھیجا کہ وہ اسکو اسلام کی دعوت دیں۔ جب اس پر اسلام پیش کیا گیا تو اس نے تمغہ سے کہا کہ وہ معبود کی تم دعوت دیتے ہو وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا تانبے کا تیس دن کر رہا تھا صحابی واپس ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے بجلی گرائی اور یہ جل گیا۔ ابھی وہ قاصد صحابی راستہ ہی میں تھے اور انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہ تھا اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس مشرک کو ہلاک کر دیا ہے اور یہ آیت نازل ہوئی۔ "ویرسل الصواعق"

(خصائص کبریٰ ص ۲۶ جلد ۲)

ایک شہور واقعہ ۵۵ھ ہجری میں دو اشخاص (جو یسائی تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو قبر شریف سے نکالنے کیلئے مدینہ طیبہ کے ایک ویران گھر میں سے سرنگ لگانے لگے۔ حضور علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے اس حرکت کو اطلاع بذریعہ خواب سلطان نور الدین محمود شہید نور اللہ مرقدہ کو دی۔ اور انہوں نے اس سازش کو ناکام کیا۔ اور ان دونوں ناپاکوں کو حجرہ شریف کی جانی کے نیچے لاکر گردن مار دی اور حجرہ شریف کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا۔ پھر سیسہ گچھلا کر اس خندق میں بھر دیا۔ یہ واقعہ غمراہ لکھا گیا ہے (جذب القلوب ص ۱۲۹ مطبوعہ کراچی میں لاخطہ فرامیٹ)

مخالفین حدیث کا انجام

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (سورہ نور پارہ ۱۸ آیت ۱۲)

ترجمہ: پس ڈرنا چاہیے انہیں جو خلاف درزی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی کہیں کوئی مصیبت یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں جو اس نافرمانی کے (تصیری ترجمہ)

فرمان نبوی کی خلاف درزی پیمبرا و حضرت علامہ عفا عنہ علیہ الرحمۃ نسیم الریاض شہرح شغافیں اور علامہ سید احمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ در مختار میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علامہ ابن الحاج صاحب مدخل علیہ الرحمۃ نے ایک حدیث کی مخالفت میں اپنے ناخن ترشوائے لکھا انہیں برص ہوگی۔ خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا تم نے نہیں سنا تھا کہ میں نے بدھ و چار شہنشاہ کے دن ناخن ترشوائے سے منع کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گمان میں یہ حدیث ثابت نہیں تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا "اتنا کافی تھا کہ وہ حدیث میرے نام سے تمہارے تک پہنچی۔ پھر رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک ان کے بدن پر پھرے خود ابن الحاج علیہ الرحمۃ اچھے ہو گئے اور انہوں نے اسی وقت توبہ کی اب ہمیں حدیث کی مخالفت نہیں کرونگا۔

(مقدمہ نزعہ القاری ص ۲۵ جلد ۱ از مفتی اعظم ہند محمد شریف الحق امجدی مدظلہ) اسی روایت کو شیخ الاسلام محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ (بانی جامعہ نظامیہ اپنی کتاب اعلام اللہ فیہ) میں بھی درج کئے ہیں۔ درود و سلام میں اعتقاد کی سزا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ نہیں

جب میرا ذکر اس کے پاس کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پڑھے۔
حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ایک بخیل کے حالات لکھتے ہیں کہ
وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرامی کے ساتھ صلوٰۃ والسلام نہیں لکھتا تھا اس کے
ہاتھ میں سرن آگہ ہو گیا یعنی ہاتھ سڑنا شروع ہو گیا۔
اور ایک شخص اسم گرامی کے ساتھ کلمہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے بجائے صرف
"صلی اللہ علیہ" لکھتا "وسلم" نہیں لکھتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے خواب
میں جھڑکا گیا "آپ نے فرمایا تو چالیس نیکیوں سے کس نے اپنے آپ کو محروم رکھا ہے
یعنی "وسلم" میں چار حرف ہیں اور اس کی چالیس نیکیاں۔

(جذب القلوب اردو ص ۲۷۶ مطبوعہ کراچی)

حضرت امام یوسف بن اسماعیل نبھانی قدس سرہ، حافظ ابن صلاح، شیخ عبدالحق
محدث دہلوی، امام ابن سبت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی۔ درود میں اختصار کرنے والوں
کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ لکھتے اور بولتے وقت ہمیشہ حضور خیر الانام علیہ افضل
الصلوٰۃ والسلام کے اسم گرامی کے ساتھ کلمہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا اور بولا جائے
کاہل لوگوں کے فعل سے بچنا چاہیے جو کہ لکھتے وقت ۱۵۔ ۱۴ اور بولتے وقت "صلی اللہ
علیہ وسلم" کے بجائے "سلم" بولتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا بخل ہے۔

گدھے کی صورت : امام اصفہانی لکھتے ہیں ایک محدث نے حضور کی اس حدیث
پر شک کیا خاتم سے پہلے نمازیں پڑھائے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کا رگوں کو کھینچے اس پر
ٹھکے کی وجہ سے ان کا منہ گدھے کا ہو گیا۔ (خواہ النبوۃ ص ۱۴۳)

چلنے پھرنے سے محرومی : ایک شخص حضور کی حدیث کا مذاق اڑایا جس میں ذکر تھا کہ
فرشتے طالب علم کی راہ میں پر بچھاتے ہیں۔ یہ طعن اپنے پیرزین پر مار کر کہنے لگا جس
انکے پروں کو توڑا ہوں۔ اچانک زمین پر گر ا اور ہمیشہ کیلئے چلنے پھرنے کی قوت سے محروم ہو گیا (مغنی)

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله صلى الله عليه وسلم

مصطفیٰ فاؤنڈیشن لاہور چھاؤنی کے زیر اہتمام مصطفیٰ لائبریری

یہاں پر ہر شعبہ زندگی سے متعلق کتب موجود ہیں مثلاً قرآنیات، تفاسیر، احادیث، سیرت طیبہ، فقہ، رد عقائد باطلہ، تاریخی و اصلاحی ناول انسائیکلو پیڈیا، اسلامیات، فتویٰ جات، سوانحی لٹریچر، حکایات اور رضویات کے علاوہ اخبارات اور رسائل و جرائد عوام الناس کے مطالعہ کے لئے بلا معاوضہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ درس قرآن و حدیث، تلاوت نعت خوانی اور علماء کرام کی تقاریر پر مشتمل کیشیں بھی موجود ہیں۔

خالصتاً دینی بنیادوں پر ایک پرائیویٹ ہائی سکول قائم کیا گیا ہے جس میں مستحق طلبہ کو مفت تعلیم، یتیم بچوں کو مفت کتب اور تعلیم و تربیت کا عمدہ اہتمام موجود ہے۔

مصطفیٰ لائبریری کی دو شاخیں، ایک ٹنڈ محمد خان (سندھ) اور دوسری جاتی چوک بدین روڈ دیوان سٹی ضلع ٹھٹھہ (سندھ) میں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔

مصطفیٰ لائبریری ایک کنال رقبہ پر قائم کی گئی جس میں ایک بڑا ہال بھی ہے جہاں ماہانہ درس قرآن، درس حدیث اور کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

اہم دینی لٹریچر کے علاوہ محبت رسول ﷺ سے لبریز ایک ضخیم کتاب صلو علیہ وسلم و تسلیماً شاندار انداز میں چھپ کر مفت تقسیم ہو چکی ہے اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی جلد شائع کیا جائے گا۔

اوقات لائبریری: صبح 9 تا 11 بجے
عصر تا عشاء

لائبریری میں روزانہ سے اب تک
(خبریں) اخبارات اور رسائل و جرائد جلدوں
کی صورت میں محفوظ ہیں

ماہانہ مفت میڈیکل کمپنگ لایا جاتا ہے۔

مصطفیٰ لائبریری: 161- فاروق کالونی، والٹن روڈ لاہور کینٹ

فون نمبر: 5820659-5824921، موبائل 0300-4273421